REGD No. L. 5254 519 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ — ۲۱ شوال ۱۳۷۵ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ ‖ یکم احسان ۱۳۳۵ ہش ‖ یکم جون ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۱۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ مئی۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی۔

مری ۲۸ مئی۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ نماز پڑھانے کے لئے تکلیف اٹھا کر آ جاتا ہوں۔ مگر کھڑے ہونے یا تشہد میں بیٹھنے میں ٹانگوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور درد ہوتی رہتی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔ مری میں آ کر فائدہ ہوا ہے۔ کہ ربوہ میں جو ٹہلنے کے لئے ایک احساس مجبوری پیدا ہوتا تھا۔ اس میں کمی ہے۔ اب کرسی پر کچھ بیٹھ جاتا ہوں۔ لیکن جس دن کوئی تشویش کی بات پیدا ہو۔ اس دن ٹہلنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔" احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت بھی علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی مری سے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے باج کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں تین چار ماہ تک قیام کریں گے۔ آپ کی صحت نسبتاً بہتر ہے۔

گوا کے معاملہ میں بھارت نے بین الاقوامی آداب اور اخلاقی اصولوں کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے

بھارتی حکومت دنیا کو جن اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتی ہے خود ان کی خلاف ورزی کر رہی ہے

— وزیر اعظم پرتگال کا بیان —

لزبن ۳۱ مئی۔ پرتگال کے وزیر اعظم نے بھارتی حکومت پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ وہ دنیا کو جن اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ گوا کے معاملہ میں خود ان کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہی ہے۔ وزیر اعظم پرتگال نے ایک بیان میں بتایا کہ بھارتی حکومت متواتر یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ کسی طرح گوا کے باشندوں کی پرتگال کے ساتھ وفاداری کو متزلزل کیا جائے۔ بھارت نے گوا کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ آمد و رفت اور زر بھیجنے کی سہولتیں ختم کر دی ہیں۔ پرتگالی جہازوں کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔ غرضیکہ ہر ممکن طریق سے وہ گوا کے باشندوں کو تنگ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ان تمام ذرائع کو استعمال کر رہی ہے جنہیں کسی صورت میں بھی بین الاقوامی آداب اور اخلاقی اصولوں کے مطابق قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پرتگال کے وزیر اعظم نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ جب پنڈت نہرو مغربی طاقتوں کو عدل و انصاف رواداری اور امن و آشتی کا وعظ کرتے ہیں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید ان سے بڑھ کر کوئی بھی ان اصولوں کا علمبردار نہیں ہے۔ لیکن جب عملاً ان کی آزمائش کا وقت آتا ہے۔ تو وہ ان تمام اصولوں کی خود خلاف ورزی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

امریکی ہوائی فوج کے اعلیٰ احکام روس جائیں گے

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ امریکہ کی ہوائی فوج کے چیف آف سٹاف نے روس کی یہ دعوت منظور کر لی ہے کہ روسی ہوائی مظاہرے کی تقریب میں امریکہ کے اعلیٰ احکام شریک ہوں۔ چیف آف سٹاف کے ہمراہ متعدد امریکی افسر بھی اور روس جائیں گے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۸۳ طلباء میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوئے

۴۲ فرسٹ ڈویژن میں اور ۳۴ سیکنڈ ڈویژن میں آئے نتیجہ ۶۰½ فیصدی رہا

ربوہ ۳۱ مئی۔ امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۱۳۷ طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا تھا جن میں سے ۸۳ طلباء پاس ہوئے ہیں۔ نتیجہ ۶۰.۶ فیصدی رہا۔ اول رہنے والے طالب علم محمود احمد شاد نے ۷۰۹ اور دوئم رہنے والے طالب علم انعام اللہ اختر نے ۶۹۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔ فرسٹ ڈویژن میں ۴۲ سیکنڈ ڈویژن میں ۳۴ اور تھرڈ ڈویژن میں ۵ طالب علم پاس ہوئے۔ دو طلباء کے نمبروں کا اعلان بعد میں ہو گا۔ ۶۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کرنے والوں کی تعداد ۱۶ ہے۔ اور خدا کے فضل سے ان میں سے ۸ طلباء کے وظیفہ آنے کی قوی امید ہے جن کے نمبر ۶۵۰ سے اوپر ہیں۔ نتیجہ کی تفصیل صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

پنجاب ثانوی تعلیمی بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں کامیاب طلباء کا تناسب ۵۶.۱ فیصدی

لائل پور کا طالب علم عبد الرشید اول رہا۔ طالبات میں باغبانپورہ کی لڑکی امۃ الرزاق اول رہی

لائل پور ۳۱ مئی۔ پنجاب ثانوی تعلیمی بورڈ نے میٹرک کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۶ء کے نتیجہ کا اعلان کر دیا ہے۔ امتحان میں کل ۵۵۲۰۳ طلباء شامل ہوئے جن میں ۲۹۴۴۷ طلباء پاس ہوئے۔ پاکستان ماڈل ہائی سکول لائل پور کے مسٹر عبد الرشید ۷۴۶ نمبر حاصل کر کے اول رہے۔ امسال سکولوں کے کامیاب طلباء کا تناسب ۵۶.۱ فیصدی رہا۔ گزشتہ سال سکولوں کے کامیاب طلباء کا تناسب ۴۹.۵ فیصد تھا۔ امسال پرائیویٹ طور پر کامیاب ہونے والے طلباء کا تناسب ۲۷.۴ فیصد ہے۔ طالبات میں گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ کی ایک طالبہ مس امۃ الرزاق ۷۰۰ نمبر لے کر اول رہی ہیں۔ ثانوی تعلیمی بورڈ نے تقریباً ۱۳۵ طلباء کو پاس ہونے کے لئے ناجائز حربے استعمال کرنے کے الزام میں مختلف میعاد کے لئے امتحان دینے کا نااہل قرار دیا ہے۔ گزشتہ سال سابق صوبہ پنجاب کے ۷۰ طلباء امتحان دینے کے نااہل قرار دیئے گئے تھے۔

پشاور یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

طالبات میں اول اور یونیورسٹی میں سوم رہی

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ ایک احمدی دوست مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی کی بچی طاہرہ نسرین امسال پشاور یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں ۶۷۷ نمبر حاصل کر کے طالبات میں اول اور یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر کامیاب ہوئی۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

بھارت میں مقدمہ چلائے بغیر نظر بند رکھنے کا قانون ابھی نافذ رہیگا

نئی دہلی ۳۱ مئی۔ بھارتی ایوان زیرین نے مقدمہ چلائے بغیر نظر بند رکھنے کا قانون ایک سال کے لئے مزید نافذ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس موقعہ پر بھارتی وزیر داخلہ نے بتایا کہ ملک میں حالات ابھی معمول پر نہیں آئے۔ اس لئے اس قانون کا نفاذ ابھی ملک کے مفاد کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اس قانون کے تحت اس وقت ملک میں ۹۵ اشخاص نظر بند ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جون ۱۹۵۶ء

قتل مرتد اسلام کا کوئی مسئلہ نہیں

لاہور کا سہ روزہ "ایشیا" جس کے مدیر مولانا نصراللہ خاں عزیز ہیں۔ جو خود مولانا مودودی صاحب کی طرح بالاصرار احمدیوں کو قادیانی اور مرزائی لکھ کر قرآنی جرم کے مرتکب ہونے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اقامت دین کے مدعی بنتے اور اپنے آپ کو اسلام کا چوکیدار سمجھتے ہیں۔ اپنی اشاعت ۲۵ رمئی ۱۹۵۶ء میں بحث و نظر کے کالم میں لکھتا ہے:۔

"اسلامی قانون میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ اسلامی قانون کے تمام ماہرین سلف اس بات پر متفق ہیں۔ اس میں اختلاف صرف وہ لوگ کرتے ہیں۔ جن کو اپنے متعلق یہ اندیشہ ہے۔ کہ امت محمدیہ ان کو مرتدین میں شمار کرے گی۔ اور وہ اپنے عقائد کے متعلق عدالت میں یہ ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔" (سہ روزہ ایشیا مورخہ ۲۵ رمئی ۵۶ء)

جناب مدیر ایشیا نے کسی ماہر سلف کا نام نہیں لکھا۔ اور نہ کوئی حوالہ دیا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مرتد کو قتل کی سزا صرف درباری ذہنیت کے علماء کہلانے والوں کی ایجاد بندہ ہے۔ اور آج کل اسے حق کے خلاف نعرہ بازی کے لئے خاص طور پر مودودی صاحب کی جماعت استعمال کرتی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ارتداد کی سزا قتل تو الگ رہا۔ قرآن کریم کسی انسانی عدالت کو خواہ وہ کتنی ہی اسلامی کیوں نہ ہو۔ ذرا سی بھی سزا دینے کا حق نہیں دیتا۔ بلکہ صریح الفاظ میں اس کی تردید کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔

(۱) لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی
(۲) من شآء فلیؤمن ومن شآء فلیکفر
(۳) لکم دینکم ولی دین۔

ان تین صریح آیات کے علاوہ بھی قرآن مجید میں کئی ایک آیات موجود ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ دین کسی انسان کو حتی کہ انبیاء علیہم السلام حدیہ ہے کہ فداہ امی وابی سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سردار اولین وآخرین کو بھی یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ آزادئ ضمیر کے حق پر ذرا سا بھی جبری تصرف کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب کرکے فرماتا ہے۔

لست علیھم بمصیطر

یعنی آپ کو انسانوں پر خدائی فوجدار نہیں بنایا گیا۔

پھر معلوم نہیں کہ اسلامی قانون کے وہ ماہرین سلف کون ہیں جنہوں نے خلاف قرآن وسنت ترک اسلام کی سزا موت ثابت کی ہے۔ قرآن وسنت تو اس کی صریح تردید کرتے ہیں۔ اور وہ صاف صاف لفظوں میں تردید کرتے ہیں۔

زمانہ حال میں اس مسئلہ پر مولانا شبیر احمدؒ صاحب مرحوم کا رسالہ "الشہاب" شائع ہوا۔ جس کی دھجیاں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے بکھیری ہیں۔ اور پھر مولانا مودودی صاحب کا ایک رسالہ اس مضمون پر شائع ہوا۔ جس کی تردید ہم نے ایک رسالہ میں کی ہے۔ اور مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے کسی فرد کو ہمت نہیں ہوئی۔ کہ اس کا جواب لکھے۔

یہاں ہم تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے کچھ متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں:۔

"اس رپورٹ کے کسی سابقہ حصے میں "الشہاب" کی ضبطی کا حوالہ دیا گیا تھا۔ یہ کتابچہ مولانا شبیر احمدؒ عثمانی کا لکھا ہوا تھا۔ جو بعد میں پاکستان کے شیخ الاسلام بن گئے تھے۔ اس کتابچے میں مولانا نے قرآن۔ سنت۔ اجماع اور قیاس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ اسلام میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ اس دینیاتی عقیدے کو پیش کرنے کے بعد مولانا نے اس کتابچے میں بطورِ بیان واقعہ یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور بعد کے خلفاء کے زمانوں میں عرب کے وسیع رقبے بارہا مرتدین کے خون سے رنگین ہوئے۔ یہ ہمارا کام نہیں۔ کہ ہم اس عقیدے کی صحت یا عدم صحت کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ حکومت پنجاب کے پاس اس کتابچے کی ضبطی کی تجویز وزیر داخلہ نے بھیجی تھی۔ ہم اپنے آپ سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ آخر حکومت نے ایسا قدم کیوں اٹھایا جس سے ایک عقیدے کی مذمت لازم آئی۔ جو مولانا کے دعوے کے مطابق قرآن اور سنت سے اخذ کیا گیا تھا۔ ارتداد کے لئے سزائے موت بہت دور رس متعلقات کی حامل ہے۔ اور اس سے اسلام مذہبی جنونیوں کا دین ظاہر ہوتا ہے۔ جس میں حریت فکر مستوجب سزا ہے۔ قرآن تو بار بار عقل وفکر پر زور دیتا ہے۔ رواداری کی تلقین کرتا ہے۔ اور مذہبی امور میں جبر واکراہ کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ارتداد کے متعلق جو عقیدہ اس کتابچے میں پیش کیا گیا ہے وہ آزادئ فکر کی جڑ پر ضرب لگا رہا ہے۔ کیونکہ اس میں یہ رائے قائم کی گئی ہے۔ کہ جو شخص پیدائشی مسلمان ہو یا خود اسلام قبول کر چکا ہو۔ وہ اگر اس خیال سے مذہب کے موضوع پر فکر کرے۔ کہ جو مذہب اسے پسند آئے۔ اس کو اختیار کر لے۔ وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا۔ اس اعتبار سے اسلام کامل ذہنی فالج کا پیکر بن جاتا ہے۔ اور اگر اس کتابچہ کا یہ بیان صحیح ہے۔ کہ عرب کے وسیع رقبے بارہا انسانی خون سے رنگین ہوئے تھے۔ تو اس سے یہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ عین اس زمانے میں بھی جب اسلام عظمت وشوکت کے نقطۂ عروج پر تھا۔ اور پورا عرب اس کے زیر نگیں تھا۔ اس ملک میں بے شمار ایسے لوگ موجود تھے۔ جو اس مذہب سے منحرف ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اس کے نظام کے ماتحت رہنے پر موت کو ترجیح دی تھی۔ غالباً اس کتابچے سے وزیر داخلہ کے ذہن پر کچھ اسی قسم کا اثر مترتب ہوا ہوگا۔ جس کے ماتحت انہوں نے حکومت پنجاب کو اس کتابچے کی ضبطی کا مشورہ دیا۔ مزید برآں وزیر موصوف نے جو خود دینی امور میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔ ضرور یہ سوچا ہوگا۔ کہ اس کتابچے کے مصنف نے جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ اس نظیر پر مبنی ہے۔ جو عہد نامہ عتیق کے فقرات ۲۶، ۲۷، ۲۸ میں مذکور ہے۔ اور جس کے متعلق قرآن کی دوسری سورت کی چوّنویں آیت میں جزوی سا اشارہ کیا گیا ہے۔۔ اس نتیجے کا اطلاق اسلام سے ارتداد پر نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ قرآن مجید میں ارتداد پر سزائے موت کی کوئی واضح آیت موجود نہیں اس لئے کتابچے کے مصنف کی رائے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ایک تو سورہ کافرون کی چھ مختصر آیات میں اور دوسری سورت کی آیہ "لا اکراہ" کی تہ میں جو مفہوم ہے۔ اس سے وہ نظریہ بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ جو "الشہاب" میں قائم کیا گیا ہے۔ سورہ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس سورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردارِ انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد واساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ وپیکار اور نفرت وخونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے۔ کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علماء ومحققین اسلام کو جنگجوئی سے کبھی علیحدہ نہیں کریں گے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صـ۲۳۷ و ۲۳۸)

دوسری بات جو مدیر ایشیا نے لکھی ہے۔ وہ اندیشہ کے متعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امت محمدیہ کے جتنے پاکستان میں جو فرقے موجود ہیں۔ جن میں مودودی صاحب کا فرقہ بھی شامل ہے۔ ایک بھی فرقہ ایسا نہیں۔ جس کے خلاف "امت محمدیہ" نے اگر کوئی ایسا وجود موجود ہے۔ متفقہ طور پر ارتداد اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ نہیں دے رکھا۔ اس طرح ایشیا کے مدیر صاحب کا یہ خیال دو جہت سے بے بنیاد ہے۔ اول یہ کہ ایسے علمائے اسلام موجود ہیں۔ جنہوں نے ارتداد کی سزا قتل تسلیم نہیں کی۔ مثلاً رئیس الاحرار مولانا محمدؐ علی جوہر وغیرہم۔ ضرورت پر ہم بیسیوں مثالیں اور بھی پیش کر سکتے ہیں۔ کیا ان کو بھی اندیشہ ہے؟

اس سوال کی دوسری جہت یہ ہے۔ کہ اگر اسلام میں نعوذ باللہ ارتداد کی سزا قتل ہے۔ تو "امت محمدیہ" کا کوئی بھی فرقہ نہیں جو واجب القتل نہیں۔ اور مدیر ایشیا کے اصول کے مطابق ہر اسلامی فرقہ کو یہ اندیشہ ہے۔ کہ "امت محمدیہ" اسے مرتدین میں شمار کرے گی۔ اور وہ اپنے عقائد کے متعلق عدالت میں یہ ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ چنانچہ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود مودودی صاحب اور اسلام کے اس چوکیدار مدیر ایشیا کو بھی اپنے اصول کے مطابق لازماً یہ اندیشہ ہے۔ کیونکہ وہ "امت محمدیہ" انہیں بھی مرتد اور واجب القتل قرار دیتی ہے۔ اور وہ بھی اپنے عقائد کے متعلق عدالت میں یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ اگر ایشیا کے مدیر یہ نتیجہ تسلیم نہیں کرتے۔ تو انہیں لازم ہے۔ کہ وہ اپنی خام خیالی واپس لے لیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امتِ محمدیہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو کافر ومرتد اور واجب القتل قرار دے چکی ہے۔ اب مودودی صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اصول کے

(باقی دیکھو صفحہ ۴ پر)

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی

۱۹۳ اشخاص کا قبول اسلام - ۷۹ گاؤں میں تبلیغ اسلام - ۱۳۰ تقاریر

— لبنان کے مصیبت زدگان کی مدد —

— از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

ذیل میں پاکستانی مبلغین کی انفرادی مساعی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مکرم خلیل احمد صاحب اختر دسمبر ۱۹۵۵ء کے آخر میں سیرالیون سے تبدیل ہو کر گولڈ کوسٹ میں تشریف لائے۔ مورخہ ۱۶ جنوری سال رواں میں انہوں نے علاقہ اشانٹی کا چارج لیا۔ وہاں کی جماعتوں میں عام بیداری پیدا کرنے اور جماعتی نظام کو مستحکم کرنے کی خاطر انہوں نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۹ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۸ تقاریر کیں۔ اور ۲۵ احباب سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ روزانہ بعد نماز فجر جماعتوں میں درس دیتے رہے ۲۲ جنوری کو ایک مقام پر تبلیغ کرنے کے لئے گئے۔ تو عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ مناظرہ کی صورت پیدا ہو گئی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختر صاحب اور ان کے ساتھ جانے والے احمدی احباب کو کامیابی ہوئی۔ اسی طرح مارچ کے آخری ایام میں احباب جماعت ان کے ہمراہ بکثرت بغرض تبلیغ کماسی سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر باہر تشریف لے گئے۔ اور چار مختلف مقامات پر پبلک جلسے کئے گئے۔ مولوی عبدالقدیر صاحب مبلغ آکرا رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ ٹریپولی (لبنان) میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی بناء پر اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن بوساطت لبنان کے قونصل مقیم آکرا لبنان گورنمنٹ کو ارسال کیا گیا۔ آکرا کے مسلمانوں کی مسجد گورنمنٹ بعض تجارتی اغراض کی خاطر گرانا چاہتی تھی۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے کی خاطر وہ چند مسلمان لیڈروں کو اپنے ہمراہ لے کر منسٹر آف لوکل گورنمنٹ کو جا کر ملے۔ اور حالات کی نزاکت سے وزیر موصوف کو خبردار کیا۔ جس پر اس نے وعدہ کیا کہ وہ اس معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے گا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آکرا کمیونٹی سنٹر اور آکرا کے ایک محلہ (نیمہ) میں دو پبلک لیکچر دیئے۔ محکمہ پولیس فوج اور گورنمنٹ کے دوسرے محکموں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اخبار گرافک کے جنرل منیجر اور ایڈیٹر کو ملے۔ جنرل منیجر نے وعدہ کیا۔ کہ ہر ماہ ایک مضمون اسلام پر شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اخبار مذکور میں جلسہ سالانہ گولڈ کوسٹ کا اعلان اور مکرم سیفی صاحب اور ان کے فوٹو شائع ہوئے۔

سید سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ امسال سکول میں لڑکوں کی تعداد ۲۸۹ تک پہنچ گئی ہے۔ گویا گزشتہ سال سے تقریباً دوگنی ہو گئی ہے۔ نئے طلباء کے داخلہ اور ٹسٹ پر کافی وقت صرف کرنا پڑا سکول کے انتظامی امور کی سرانجام دہی کے علاوہ انگریزی لٹریچر اور دینیات پڑھاتے رہے۔ Easter کی چھٹیوں میں مع اہلیہ احباب جماعت کے ساتھ تبلیغی دورہ پر دو تین دن کے لئے گئے۔ پاکستان کے اسلامک ریپبلک ڈے کے دن صدر پاکستان کو مبارکباد کا تار دیا۔ مبلغ انچارج کماسی جب دورہ پر جماعتوں میں جاتے رہے۔ تو ان کی عدم موجودگی میں نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ اور جماعتی امور کی سرانجام دہی کرتے رہے۔ سکول کے احمدی طلباء میں مذہبی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ان کی ایک سوسائٹی قائم کی۔ اس سوسائٹی کی باقاعدہ میٹنگیں ہوتی ہیں۔ جن میں مذہبی امور پر تقاریر ہوتی ہیں۔ انہوں نے بھی اسلامی اصول پر مذکورہ سوسائٹی میں ایک تقریر کی۔ اس سوسائٹی کے علاوہ احمدیہ فٹ بال کلب کا بھی اجراء کیا گیا جس کا انہیں صدر بنایا گیا۔

برادرم مسعود احمد صاحب دہلوی پرنسپل لکھتے ہیں۔ سکول میں پڑھانے اور دیگر فرائض کے علاوہ حتی الوسع جماعت کی تربیتی اور تبلیغی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ایک بار Mpraiso اور اس کے آس پاس چار دن کے لئے دورہ پر گئے۔ اور تین مختلف مقامات پر پبلک جلسے کر کے لوگوں کو تبلیغ کی دوسری بار Easter کے موقعہ Agogo مقام پر جا کر تین گاؤں میں لیکچر دیئے۔

تیسری بار Obuasi گئے۔ اور ہر سہ بار ان کی اہلیہ ان کے ہمراہ تھیں۔ کماسی کالج آف ٹیکنالوجی کے آٹھ اساتذہ کو اشانٹی کے چیف کمشنر کے سیکرٹری Mpraiso کے ڈپٹی کمشنر دو ایجوکیشن آفیسرز تین پیراماؤنٹ چیفس اور طلباء دینی درسی کالج گولڈ کوسٹ کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر انہیں پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں میتھوڈسٹ کیتھولک یورپین اور افریقن مشنریز سے تبادلہ خیالات کیا۔ برٹش کونسل۔ کالج آف ٹیکنالوجی اور انڈین کمیونٹی کے جلسوں اور تقاریب میں شامل ہوتے رہے۔

مولوی صالح محمد صاحب اور مولوی عبداللطیف صاحب نمائندگان تجارت اپنے تجارتی کام میں مشغول رہے۔ اور حسب موقعہ تبلیغ کرتے رہے۔ میری مرکز سالٹ پانڈ سے غیر حاضری کے موقعہ پر برادرم مولوی صالح محمد صاحب جماعتی کام بھی کرتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے بیس مقامات کا دورہ کیا ۲۲۳۷ میل سفر طے کیا۔ ۴۳ لیکچر دیئے۔ ۱۳ خطبات جمعہ پڑھائے۔ اور تقریباً ۱۹۰ اشخاص سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ جن میں قابل ذکر رومن کیتھولک بشپ کماسی۔ اسسٹنٹ بشپ۔ ڈائریکٹر مشن کیپ کوسٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف سیکنڈری ایجوکیشن آکرا۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اشانٹی۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے غافلاں وفا نکند ایں سرائے خام
دُنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

"اے افسوس جو لوگ دنیا کے پرستار ہیں۔ اور قومی تعصبوں کی زنجیر میں گرفتار۔ وہ اپنے بد عقیدوں کو کسی ڈھب چھوڑنا نہیں چاہتے۔ قوم کا رعب ان کے دلوں پر ایسا غالب ہے۔ کہ جو مخلوق پرستی کی حد تک پہونچ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ان کے دلوں پر اتنا بھی قدر نہیں۔ جو ایک بوڑھی عورت کو اپنے گھر کی سوئی کا ہوتا ہے۔"

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسے کا دیکھیں تو مرتے ہیں

دل سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں فدا کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں

پر انکو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

انکے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد

پر تب بھی مانتے ہیں اسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب

دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی

اے غافلاں وفا نکند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

(درثمین ۹۰)

ایجوکیشن کالونی مغربی ریجن۔ تین ایجوکیشن افیسرز۔ دو ڈاکٹرز سالٹ پانڈ ہسپتال۔ دو U.T.C. ملا کمپنی کے جرمن کاؤنٹی وغیرہ ہیں۔ تبلیغی کام کے علاوہ ہر روز بعد نماز فجر درس دیتا رہا۔ جملہ انتظامیہ امور جماعت سرانجام دیتا رہا۔ روزانہ ڈاک آمدہ از محکمہ تعلیم۔ افسران حکومت۔ احباب جماعت۔ اساتذہ سکولز۔ پاکستانی اور افریقن مبلغین کے باقاعدہ جوابات دیئے جاتے رہے۔ سالٹ پانڈ۔ اکراخل۔ کوامانا کماسی اور اسوکری کے پرائمری سیکنڈری اور مڈل سکولز کا معائنہ کیا۔ اور جملہ احمدیہ سکولوں کی جنرل منیجری کے فرائض ادا کئے۔ تین عدد سرکلرز جماعتوں میں ارسال کئے۔ تمام وزرائے حکومت ان کے سکرٹریوں، ملک کے بڑے لوگوں اور سیکنڈری سکولز کے ہیڈ ماسٹروں کو سلسلہ کا لٹریچر بذریعہ پوسٹ ارسال کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ

خاکسار کی اہلیہ اور بیگمات سید نصیر الدین صاحب و برادرم مسعود احمد صاحب حسب موقعہ عورتوں میں تبلیغی اور تربیتی کام کرتی رہیں

متفرق

ہمارے کماسی سیکنڈری سکول نے امسال چھ لڑکے کیمبرج کے امتحان کے لئے پیش کئے۔ جن میں سے تین طالب علم کامیاب ہوئے۔ لبنان کے مصیبت زدگان کے لئے خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دس پونڈ آکرا میں رہنے والے شامی دوستوں کو جو اس غرض کے لئے چندہ جمع کر رہے تھے۔ دیئے۔ جو انہوں نے شکریہ سے قبول کئے۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۱ر جنوری کو گولڈ کوسٹ جماعت کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں چیف رؤسا اور افریقن و پاکستانی مبلغین شریک ہوئے۔ بجٹ ۵۷-۱۹۵۶ء کے علاوہ دوسرے امور جماعت بھی زیر بحث لائے گئے۔

جلسہ سالانہ

۱۲، ۱۳ اور ۱۴ر جنوری کو جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جو کہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا۔ پاکستانی مبلغین کے علاوہ افریقن مبلغین چیف رؤسا اور اکابر جماعت نے اس موقع پر تقاریر کیں۔ نائیجیریا سے برادرم محترم جناب نور محمد نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ بھی تشریف فرما ہوئے۔

یوم مصلح موعود

مورخہ ۱۹ر فروری کو بمقام کماسی احمدیہ سیکنڈری سکول کے ہال میں یوم مصلح موعود منایا گیا۔ اس موقع پر خاکسار نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ اور سید نصیر الدین صاحب۔ برادرم مسعود احمد صاحب اور ملک خلیل احمد صاحب اختر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں پر لیکچر دیئے۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

مطابق جو انہوں نے اپنے رسالہ میں پیش کیا ہے۔ جس کا حوالہ ذیل میں درج ہے۔ اگر آپ موجودہ دین کو حق سمجھتے ہیں۔ تو وہ اپنے تئیں "امت محمدیہ" کے سامنے قتل کے لئے خوشی خوشی پیش کریں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا۔ جس کے متعلق اسے معلوم تھا۔ کہ وہ جانے کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کی برہمی کا دروازہ نہیں کھول سکتے۔ وہ اگر ایسا ہی راستی پسند ہے۔ کہ منافق بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ بلکہ جس چیز پر اب ایمان لایا ہے۔ اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں نہیں پیش کرتا؟"

(ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۵۳)

ہم تو ایسی باتوں کو بگڑے ہوئے بچے کی ضدی باتیں سمجھتے ہیں۔ لیکن مودودی صاحب خود اور ان کی جماعت انہیں فقید الدہر عالم کا رشحہ دماغ خیال کرتے ہیں۔ اس لئے مودودی صاحب اور مدیر ایشیا اور ان کے رفقاء کو چاہیئے۔ کہ "امت محمدیہ" کے فیصلہ کے سامنے اپنی گردن پیش کر دیں ورنہ ...... افسوس ہے

یہاں ایک بات اور بھی واضح ہو جانی چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مدیر ایشیا کے نزدیک احمدیوں کے تعلق میں "امت محمدیہ" وہ ہے۔ جو احمدیت کی مخالف ہے۔ اسی طرح جہاں تک مودودی صاحب کی جماعت کا تعلق ہے۔ "امت محمدیہ" وہ ہے۔ جو اس جماعت کی مخالف ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جہاں تک الفضل کا تعلق ہے۔ الفضل اس لئے "قتل مرتد" کے خلاف لکھتا ہے۔ کہ یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہے ہی نہیں۔ محض درباری علماء نے ازمنہ وسطیٰ میں مغربی عیسائیت سے متاثر ہو کر زبردستی بنایا ہے۔ ورنہ قرآن و حدیث اس ظلم و تعدی کے سخت مخالف ہیں۔ ہم تو محض اس لئے لکھتے ہیں۔ کہ اس خونی مسئلہ سے اسلام کو جلد از جلد پاک کیا جائے۔ اور اگر ہمیں اندیشہ ہے تو اپنا نہیں بلکہ نصر اللہ خاں عزیز کا ہے۔ کہ اگر*

* خدانخواستہ پاکستان میں جہالت کی وجہ سے ایسا قانون بن گیا۔ اور اقتدار حکومت کی عنان مولوی احمد علی وغیرہم کے ہاتھ میں آگئی۔ تو اس بے چارے کی خیر نہیں۔ ہم تو اس مسئلہ کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ مگر عزیز صاحب کو مودودی صاحب کے مندرجہ بالا فتوے کے مطابق خوشی خوشی اپنی گردن پیشی کرنی پڑے گی۔

مومنوں کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوۂ حسنہ

ہر مومن کوشش کرے کہ اسکا وعدہ ۳۱ر جولائی تک سو فیصدی پورا ہو جائے

السابقون الاولون کی وہ فوج جو تحریک جدید کے اجراء کے پہلے دن سے اشاعت اسلام کے لئے حصہ لیتی آرہی ہے۔ اسے معلوم ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے اپنا اسوۂ حسنہ نہایت شاندار اور غیر معمولی قربانی کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ دسویں سال میں فرمایا تھا۔ کہ احباب اس سال میں ایسی نمایاں قربانی کا نمونہ پیش کریں۔ کہ انہوں نے اس سے پہلے سالوں میں کسی سال میں ایسی قربانی نہ کی ہو۔ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اسوۂ حسنہ نویں سال سے ۲½ گنا سے بھی زیادہ بڑھا کر دس ہزار روپیہ کا پیش فرمایا تھا۔ احباب بھی بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور بہت سے دوستوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں غیر معمولی اضافے پیش کئے تھے۔ اور خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تو دسویں سال سے لیکر اب بائیسویں تک اسی دس ہزار سالانہ کو بڑھاتے آرہے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بائیسویں سال میں بھی اپنا اس سال کا عطیہ دس ہزار روپیہ تحریک جدید کو عطا فرما دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ اللہ تعالیٰ حضور کو ایسی صحت کامل عطا فرمائے اور ایسی صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر جو اس زمانہ کے لئے اشد ضروری ہے۔ پوری ہو جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین دنیا کے کونہ کونہ اور جگہ بہ جگہ قائم و دائم ہو جائے۔ اسی مقصد اور اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں۔ اے خالق ارض و سما تو اپنے فرشتوں کو مدد کے لئے نازل فرما۔ تا یہ مقصود حاصل ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بائیسویں سال کا یہ اسوۂ حسنہ السابقون الاولون کی فوج اور دفتر دوم کے مجاہدین کے پیش کرتے ہوئے گذارش ہے کہ انہوں نے اپنے جو وعدے اپنی خوشی اور مرضی سے اپنے امام کے حضور پیش کئے ہیں۔ ان کو جلد سے جلد پورا کریں۔

السابقون الاولون کا ثواب حاصل کرنے کا پہلا دور تو حسب فرمان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مارچ کا مہینہ تھا۔ اور دوسرا دور السابقون الاولون کے لئے جون جولائی کا مہینہ ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"۔

"جن سے یہ نہ ہو سکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے وعدے ادا کریں"۔

"یاد رکھو۔ قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اسی عرصہ میں آجاتی ہے۔ پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال لیتا ہے"۔

پس دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے یہ دوسرا دور جو جولائی تک کا ہے۔ خاص موقعہ ہے۔ اس میں ہر وعدہ کرنے والے کو اپنا وعدہ پورا کر لینا چاہیئے۔

"تحریک جدید" کے چندہ "اشاعت اسلام" کا وعدہ کرنے والوں کے لئے یہ امر کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سالہا سال سے اپنے وعدے اسی طرح سو فی صدی پورے کرتے آتے ہیں۔ اور جب مومن اپنے دل سے ایک بات کا عزم بالجزم کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اس کی مدد کے لئے آجاتے ہیں۔ اور مومن کا کام ہو جاتا ہے۔ پس اے دفتر اول اور دفتر دوم کی فوج کے مجاہدو! دل میں عزم بالجزم کر لو۔ کہ خواہ مشکلات ہوں۔ مگر اپنے امام کی اقتداء میں اپنا وعدہ ۳۱ر جولائی تک سو فی صدی ادا کر لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ڈاکٹر پیر بخش صاحب مرحوم

میرے والد محترم ڈاکٹر پیر بخش صاحب ڈیرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے تھے۔ اسی گاؤں میں ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے۔ چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ آپ نے ۱۹۰۸ء میں بیعت کی تھی۔ موصی بھی تھے۔ اور صحابی بھی آپ کی وصیت ۱۴۲۵ء ہے

۲۳ فروری ۱۹۵۶ء کو میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہوئے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء بوقت ۱۰ بجے صبح میو ہسپتال میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر ۶۷ سال تھی۔ آپ کو ربوہ میں قطعہ صحابہ میں رات کے بارہ بجے ۳۱ مارچ کو ہی سپرد خاک کیا گیا۔ آپ بہت ہی سادہ قسم کے انسان تھے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے لاہور آئے۔ اور یہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہو رہا تھا۔ وہ سنا اور پھر سیدھے قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

آپ نے ریاست بہاولپور میں ۳۵ سال تک مختلف مقامات میں سرکاری نوکری کی۔ اور ریاست بہاولپور میں تشخیص بیماری اور علاج کے سلسلے میں بے حد مشہور تھے تعلیم کا بے حد شوق تھا۔ ڈاکٹری کی کتابیں کئی دفعہ پڑھنے کے علاوہ، عربی، ہندی فارسی، انگریزی کی بہت کتابیں پڑھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی لکھی ہوئی تفسیر القرآن بھی اکثر زیر مطالعہ رہی الفضل کے بہت ہی قدیمی خریدار تھے۔ جس گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہاں ایک ولی اللہ کی خانقاہ ہے۔ جن کا نام حضرت دین پناہ صاحب تھا۔ اور یہ گاؤں انہیں کے نام سے آباد ہے یہ خانقاہ شہنشاہ اکبر کے زمانہ کی بنی ہوئی ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد پیری مریدی کرتے تھے۔

آپ کو اس کام سے بہت نفرت تھی اور پیری مریدی چھوڑ کر احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آپ ایسے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جہاں بہت ہی کم لوگ احمدیت کے نام سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اور اب بھی ہمارے رشتہ داروں میں صرف آپ احمدی تھے یا اب ان کی موجودہ اولاد۔

آپ کے والدین کا انتقال بہت ہی چھوٹی عمر میں ہو گیا تھا۔ خود جدو جہد کر کے تعلیم حاصل کی۔ وظیفوں پر گذارہ کرتے رہے۔ میڈیکل کالج میں فرسٹ آتے رہے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے غریب رشتہ داروں کی پرورش کرتے رہے۔ اور ان کو تعلیم دلائی۔

مرحوم کے چار لڑکوں میں سے سب بڑے ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب ہیں۔ یہ مانچسٹر (انگلستان) میں آئی سرجری کی اعلےٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

دوسرے لڑکے مظفر حسن صاحب یہ فچسن آباد بہاولپور میں نائب تحصیلدار ہیں۔ تیسرے لڑکے منظور الحسن صاحب پشاور میں بی۔ ٹی کر رہے ہیں۔ بی۔ ایس سی کا امتحان پچھلے سال ٹی۔ آئی کالج ربوہ سے پاس کیا تھا۔ چوتھا اور سب سے چھوٹا لڑکا خاکسار ہے۔ میں یہاں میڈیکل کالج میں ففتھ ایئر میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔

آپ کا نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ اپریل بروز جمعہ ربوہ میں پڑھا۔ (جس کا ذکر ۵ مئی ۱۹۵۶ء کے اخبار الفضل میں درج ہے)

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

مشترکہ فرض

اخبار الفضل جماعت احمدیہ کا قومی اور مرکزی اخبار ہے اس کی اشاعت بڑھانا تمام احباب جماعت کا مشترکہ فرض ہے۔

ہر دوست کو اپنی اپنی جگہ اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے اپنے اس مشترکہ فرض کی ادائیگی میں کہاں تک حصہ لیا ہے۔

(مینیجر الفضل)

چندہ جلسہ سالانہ

صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں سب سے کم وصولی جس میں ہوتی ہے۔ وہ چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ حالانکہ اس چندہ کی ادائیگی میں دوہرا فائدہ ہے۔ ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا ثواب ہے۔ اور دوسرے یہ چندہ احباب کی خورد و نوش اور رہائش وغیرہ کے انتظامات پر ہی خرچ ہوتا ہے ماویسے تمام چندے احباب کی عمومی بہبود کے لئے ہی خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ چندہ تو نمایاں اور مخصوص طور پر چندہ دینے والوں کے آرام آسائش پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ اور اس طرح انہیں ہاتھوں ہاتھ یہ رقم واپس مل جاتی ہے۔ اور آخرت کا ثواب اس کے علاوہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

علاوہ ازاں جماعت کے سالانہ اجتماع کا خرچ پورا کرنے کے لئے جماعت نے خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی تکمیل میں یہ چندہ اپنے اوپر عائد کیا ہوا ہے۔ اور اجتماع بھی ایسا جس میں شامل ہو کر ہزاروں ہزار نفوس بیک وقت روحانی برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ یا تو اس چندہ کی پوری ادائیگی کریں اور یا ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مجلس مشاورت کے ذریعہ کوئی دوسری متبادل تجویز منظور کرا لیتے۔ پچھلے سال متعدد مرتبہ اعلان کرانے کے باوجود کسی جماعت نے کوئی دوسری تجویز پیش نہیں کی۔ اسلئے ہر جماعت پر لازم ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کرے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ختم ہونے والے سال میں اس چندہ کا بجٹ پورا ہو گیا ہے۔ جس کے لئے میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن چونکہ سابقہ وصولیوں کے پیش نظر بجٹ کم رکھا جاتا تھا۔ اس چندہ سے جلسہ سالانہ کا تمام خرچ پورا نہیں ہوتا تھا۔ اسلئے سال سابق میں اس چندہ کی وصولی میں جو اضافہ ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر اس چندہ کی آمد کا بجٹ بڑھا دیا گیا ہے۔ تا اس چندہ سے جلسہ کے تمام اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور ان کے اخراجات کا کوئی حصہ دوسرے چندوں سے پورا نہ کرنا پڑے۔

لہٰذا میں تمام احباب جماعت اور عہدہ داروں سے التجا کرتا ہوں کہ شروع سال سے ہی اپنی توجہ اس چندہ کی وصولی پر مرکوز رکھیں۔ آخیر وقت پر وصول کرنے کی بجائے احباب کو ترغیب دیں کہ شروع سال سے ہی پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں۔ جو دوست یکمشت اس چندہ کی ادائیگی نہ کر سکتے ہوں۔ وہ اسی وقت سے بالاقساط ادائیگی شروع کر دیں۔ زمیندارہ جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ فصل ربیع پر ہی پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا ہو جائے۔ اور اگر کوئی دوست اس چندہ کی تمام رقم فصل ربیع پر ادا نہ کر سکے۔ تو نصف رقم ضروری ہی اب ادا کر دے اور باقی نصف فصل خریف پر ادا کرے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

حکیم نادر حسین صاحب آف گدیاں کہاں ہیں؟

حکیم نادر حسین صاحب آف گدیاں چند دن ہوئے ربوہ آئے تھے۔ اور خاص جھنگ یا ضلع جھنگ میں کسی جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ مہربانی کر کے اطلاع دیں کہ وہ ربوہ کب آئیں گے۔ اور اپنا پتہ بھی تحریر فرما دیں

(ناظر رشد و اصلاح)

درخواست دعا

برادرم مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد اور عزیزم حمید اللہ ظفر اللہ ایف۔ اے۔ ایل کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان یکم جون کو شروع ہوگا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی احمدی دوست اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرما دیں

(ظہور احمد باجوہ)

غفلت نہ کریں !

"تحریک جدید" کے "انیس ۱۹ سالہ بقایا" کے ادا کرنے کے لئے بعض احباب نے قسطیں مقرر کی ہوئی ہیں تا ان کا نام بھی درج فہرست ہو جائے۔ لیکن بعض احباب سستی اور غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ ہر ماہ قسط نہیں ارسال فرماتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس طرح انہوں نے سستی اور غفلت سے دوران سال میں چندہ ادا نہ کیا تھا اور پھر بقایا رہ گیا۔ اسی طرح اب ان کی سستی اور غفلت کے باعث ندامت اور حسرت ہوگی۔ کیونکہ ان کا نام بوجہ بقایا فہرست سے کاٹ دیا جائے گا۔ پس قسط وار دینے کی اجازت لینے والے فوری توجہ کریں۔

جو احباب بوجہ بھاری بوجھ کے پورا ادا نہیں کر سکتے۔ وہ وکیل المال تحریک جدید سے اجازت لے کر کمی کر کے بھی ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے "انیس ۱۹ سالہ بقایا" کے ادا کرنے کے لئے پیدا فرما دیا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

محکمہ ڈاک و تار پاکستان

ریڈیو ٹیلیگرافسٹ اور پیڈرس کا اگلا امتحان کراچی - ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں بیک وقت ۲۶/۶/۵۶ کو ہوگا - فارم درخواست وسلیبس امتحان Director General Posts and Telegraphs Karachi اور بوساطت ماتحت جنرل ایسٹ پاکستان سرکل ڈھاکہ سے طلب ہوں۔ مکمل درخواست ۹/۶/۵۶ تک افسر موصوف کو پہنچنی لازمی ہے۔ (ڈان ۲۴/۵/۵۶) ناظر تعلیم ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے خاوند ماسٹر خدا بخش صاحب ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ جملہ احمدی بھائی بہنیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ امۃ الحفیظ قریشی اہلیہ ماسٹر خدا بخش آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا

(۲) مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف یوگنڈا مشرقی افریقہ کے صاحبزادے حمید احمد صاحب آجکل میڈیکل کی تعلیم لنڈن میں حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا امتحان جون ۵۶ء میں ہوگا۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ آمین
عبد المجید خاں دفتر ارشاد و اصلاح ربوہ

(۳) برادرم محترم خواجہ مختار احمد صاحب کا ایف - اے - ایل (ایل - ایل - بی) کا امتحان یکم جون سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب ان کی اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
بشیر اختر ابن میاں غلام محمد صاحب اختر - ربوہ

(۴) میرا بڑا بیٹا محمود احمد خاں ایئر فورس کا امتحان دے رہا ہے اور چھوٹا لڑکا مسعود احمد خاں گورنمنٹ کالج آف اینیمل ہسبنڈری میں کفر ڈایر پروفیشنل کا امتحان دے رہا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں رکھے اور نمایاں کامیابی عطا کرے اور خادم دین بنائے آمین
عبد الحمید احمدی ریٹائرڈ ٹیچر نارووٹ ضلع شیخوپورہ

چوہدری لال دین صاحب مرحوم

(از چوہدری غلام رسول صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی سرگودھا)

آپ غالباً ۱۹۲۰ء میں احمدی ہوئے تھے۔ سارے خاندان میں صرف اکیلے ہی احمدی تھے تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اس عید الفطر کے تین چار دن بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کئی دفعہ ان کے والدین نے ان کو مارا پیٹا بھی کہ احمدیت سے منحرف ہو جاؤ۔ مگر آپ والدین کی سختی کا ذرہ بھر بھی اثر قبول نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے والد صاحب نے میرے سامنے ان کو لاٹھی سے اس قدر مارا کہ آپ لہو لہان ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ والدین کو کوئی جواب نہیں دینا اور ثابت قدم رہنا ہے۔ اگلی صبح کو آپ نے مجھے بتایا کہ:۔

"رات کو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں ملے اور کہا بیٹا والدین کا مقابلہ نہیں کرنا اور صبر سے کام لینا چاہیئے۔"

دو تین سال ہوئے ہیں آپ کے بعض قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں پر ایک احمدی نوجوان کو قتل کرنے کے جرم میں مقدمہ دائر ہو گیا تھا۔ آپ کے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوسرے عزیزوں نے آپ کو کہا کہ اب تو احمدیوں کے ساتھ مقدمہ ہے اب ہی احمدیت سے ہٹ جاؤ۔ مگر آپ نے صاف جواب دیا کہ احمدیت کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

آخری وقت میں جب آپ زندگی کی آخری گھڑیاں گذار رہے تھے۔ تو پھر آپ کے عزیز و اقارب نے احمدیت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے تین دفعہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں نے صدق دل سے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس لئے میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے آمین

مسجد مبارک ربوہ کیلئے دریوں کا عطیہ

سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ (حیدرآباد دکن) نے آٹھ عدد دریاں مالیتی ایک ہزار روپیہ مسجد مبارک ربوہ کے لئے بطور عطیہ بھجوائی ہیں۔ دریاں بہت عمدہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ سیٹھ صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ آمین

نظارت تعلیم جہاں سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ وہاں احباب جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ سیٹھ صاحب موصوف کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال و دولت میں برکت دے۔ آمین ناظر تعلیم ربوہ

احمدی عازمین حج یا ان کے لواحقین توجہ فرمائیں

کئی دوستوں نے دفتر ہذا کو مطلع فرمایا تھا کہ وہ امسال حج پر جانے کا عزم رکھتے ہیں ان میں سے بعض نے حصول اجازت کے بارے میں ہمیں اطلاع بھجوا دی ہے جزاہم اللہ تعالےٰ - لیکن حسب ذیل اسماء کے احباب کی طرف سے تا حال اطلاع کی انتظار ہے۔ اس لئے ان سے یا ان کے لواحقین سے (کیونکہ بعض عازمین روانہ ہو چکے ہیں) درخواست ہے کہ اعلان ہذا پڑھتے ہی ان کوائف سے فوراً دفتر ہذا کو آگاہ فرمائیں کہ وہ کس جہاز سے اور کونسی تاریخ سے حج کیلئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

(۱) مکرم احمد الدین صاحب دختر الدین صاحب جلہ ارائیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل لودھراں ضلع ملتان

(۲) مکرم سید احمد شاہ صاحب آنریری مبلغ سلسلہ موضع کوٹلی ڈاکخانہ شہزادہ براستہ پسرور ضلع سیالکوٹ

(۳) محترمہ والدہ ناظر حسین صاحب نواں کوٹ محلہ جھنگ نگر لان سٹریٹ نمبر ۲ معرفت ڈاکٹر کوکب صاحب لائلپور

(۴) مکرم امیر عالم صاحب ولد میاں کرم دین صاحب ساکنہ کوٹلی - آزاد کشمیر تحصیل و ضلع میرپور

(۵) مکرم عالم دین صاحب ٹیلہ ماسٹر (معہ اہلیہ صاحبہ) معرفت عبد الرؤف صاحب صدر گیٹ منڈی بہا[illegible]

(۶) مکرم شیخ نادر بخش صاحب ولد حاجی امیر الدین صاحب موضع کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

(۷) مکرم چوہدری رحمت اللہ خانصاحب چک ۹ پنیار شمالی - ضلع سرگودھا۔

(۸) مکرم ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب۔ نئی منڈی گجرات

(۹) مکرم محمد الدین صاحب احمدی چاہ باغ والہ - معرفت چوہدری محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری مال چاہ کسو والہ - موضع جلہ ارائیں - ڈاکخانہ خاص - تحصیل لودھراں ضلع ملتان

(۱۰) مکرم ڈاکٹر عطر دین صاحب متصل بشیر آرٹ ورکس کراچی نمبر ۱

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

صدر آئزن ہاور کی طرف سے ۴۸۵۹۹۷۵۰۰۰ ڈالر کی خارجی امداد کا مطالبہ

صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگرس کے سامنے امریکی خارجی امداد سے متعلق اپنے نظریہ کی تفصیل پیش کی۔ امریکہ اس وقت ۵۷ ملکوں اور ۲۳ نوزائیدہ علاقوں کو امداد دے رہا ہے۔ ۱۹ مارچ کو ایک خصوصی پیغام میں صدر آئزن ہاور نے ۱۹۵۷-۱۹۵۶ء کے مالی سال میں ۴۸۵۹۹۷۵۰۰۰ ڈالر کی منظوری کی درخواست کی۔ انہوں نے کانگرس سے یہ بھی درخواست کی۔ کہ ان کو یہ اختیار دے دیا جائے۔ کہ وہ پسماندہ ملکوں کے طویل المیعاد ترقیاتی منصوبوں کے لئے دس سال تک امریکی امداد دینے سے متعلق وعدے کر لیں۔

صدر آئزن ہاور نے کہا۔ کہ ہم کو آزاد دنیا کے ملکوں کو یقین دلانا چاہیئے۔ کہ ہم خصوصیت کے ساتھ غیر فوجی نوعیت کے منصوبوں کو بروئے کار لانے میں حصہ لیتے رہیں گے۔

مسٹر آئزن ہاور نے کانگریس کے نام اپنے پیغام میں دس کروڑ ڈالر کے خصوصی فنڈ کی سفارش کی تھی تاکہ اس کو مشرق وسطیٰ یا افریقہ کے کسی بھی حصہ میں غیر فوجی نوعیت کے منصوبوں میں استعمال کیا جا سکے۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ آزاد دنیا تحفظی اور اقتصادی اعتبار سے مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے گی۔

صدر آئزن ہاور نے کہا کہ ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں جارحانہ حملوں کے خطرات اب بھی موجود ہیں۔ ان علاقوں کی فوجی امداد کے لئے انہوں نے ایک ارب چونسٹھ کروڑ ڈالر کی امداد کی سفارش کی تاکہ وہ کسی امکانی حملہ کا مؤثر جواب دے سکیں۔

انہوں نے کہا جس فوجی امداد کی تجویز ہم پیش کر رہے ہیں اس سے مختلف باہمی دفاعی معاہدوں کے مقاصد میں مدد ملے گی ان معاہدوں میں سیٹو بھی ہے جس میں امریکہ بھی بحیثیت ایک رکن شامل ہے۔

اب بھی آزادی کے خلاف ایسی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو آزاد دنیا کو اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ وہ جارحانہ حملوں کے مقابلہ کیلئے متحدہ فوجی کارروائی کریں۔ آج بھی ایسی کئی قومیں ہیں جو اپنی آزادی کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں۔ لیکن ان کے سامنے بہت سی اقتصادی مشکلات ہیں۔ جن کو وہ خود حل کرنے سے قاصر ہیں

صدر آئزن ہاور نے کہا کہ اس قسم کی امداد کے لئے کسی سال بھی دس کروڑ ڈالر سے زیادہ کی رقم کی ضرورت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال قبل کانگرس نے دس کروڑ ڈالر کی امداد کیلئے ایک خصوصی فنڈ کی منظوری دی تھی۔ ۱۹ مارچ کو انہوں نے کانگرس سے اسی قسم کے فنڈ کے لئے مزید دس کروڑ ڈالر کا مطالبہ کیا۔

ایشیا کی ترقی کے لئے ۱۹۵۵ء میں صدر کے فنڈ کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا گیا۔ اور اس کے لئے کانگرس نے دس کروڑ ڈالر کی منظوری دی۔ اس کے بعد مزید دس کروڑ ڈالر کی منظوری دی گئی تھی۔ صدر آئزن ہاور نے کہا کہ جن رقوم کی منظوری دی جا چکی ہے ان کو خرچ کرنے کے لئے مہیا کی جائے اور میں مزید دس کروڑ ڈالر کی منظوری کی درخواست کروں گا

یکم جولائی ۱۹۵۶ء سے ۳۰ جون ۱۹۵۷ء کے مالی سال کے لئے صدر آئزن ہاور نے جو میزانیہ کانگریس کے سامنے جنوری میں پیش کیا تھا۔ اس میں نئی خارجی امداد کے سلسلہ میں چار ارب نوے کروڑ ڈالر کی منظوری کی سفارش کی تھی۔

صدر آئزن ہاور نے میزانیہ پیش کرنے کے بعد اخباری کانفرنسوں کو بتایا کہ وہ خارجی امدادی پروگرام میں پہلے کی نسبت زیادہ وسعت اور لچک پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے حال ہی میں کہا کہ بعض ملکوں کے بعض منصوبے ایسے ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جب ان کو شروع کیا گیا ہے تو ان کے لئے کچھ خارجی امداد کی ضرورت پیش ہوگی۔ اس اعتبار سے گذشتہ ۱۰ سال میں امریکہ میں جو بھی سالانہ میزانیہ پیش کیا گیا ہے اس میں اس کی ہمیشہ رعایت رکھی گئی ہے

۱۹۴۵ء سے اب تک امریکہ نے دنیا کے بیماروں معذوروں اور بھوکوں کے لئے نیز دفاعی انتظامات کے لئے پچاس ارب ڈالر کی امداد دی ہے

اس کے علاوہ امریکہ اقوام متحدہ کے فنی امدادی منصوبے میں بھی نمایاں حصہ لے رہا ہے اور بھاری رقوم بطور چندہ دے رہا ہے

دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں اقوام متحدہ کی نظارت امداد و آبادکاری نے جو ۱۹۴۳ء میں قائم ہوئی تھی۔ شہری آبادی کو امداد پہنچانے اور امداد کرنے کا کام شروع کر دیا۔ دو سال کے عرصہ میں نظارت مذکور کو امریکہ نے دو ارب ستر کروڑ ڈالر بطور چندہ دیا۔ اس موقع پر ۴۸ رکن ممالک سے چندے موصول ہوئے۔ چندوں کی مجموعی رقم میں ۷[illegible] فی صد حصہ امریکہ کا تھا۔ یہ نظارت امداد و آبادکاری کا فنڈ ختم ہونے کے قریب تھا۔ تو امریکہ نے کانگرس سے منظوری کے بعد ۱۹۴۷ء میں پینتیس کروڑ ڈالر فراہم کئے تاکہ امدادی کام جاری رہے

اس کے بعد ایک عبوری امدادی پروگرام مرتب کیا گیا تاکہ جرمنی آسٹریا جاپان اور کوریا میں امدادی سامان بھیجا جا سکے۔ اور وہاں سے بے گھر لوگوں کو دوبارہ بسایا جا سکے

مارچ ۱۹۴۷ء صدر ٹرومین نے اپنے ایک اعلان میں کہا تھا۔ کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کو آزاد ملکوں کی امداد کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے طریقہ پر اپنی زندگی کو خوشحال بنا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کو اقتصادی اور فنی امداد کے ذریعہ ان کی مدد کرنا چاہیئے۔ دو مہینوں کے بعد کانگرس نے یونان اور ترکی کے امدادی پروگرام کے لئے [illegible] کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی منظوری دی۔

اس اثناء میں بحیرہ روقیانوس کے دونوں طرف یہ محسوس کیا جانے لگا کہ یورپ میں جنگ کے بعد اقتصادی بحالی کا مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ جس کو نجی قومی جدوجہد سے حل کر لیا جائے۔ اور نہ اس مسئلہ کو جلد حل کر لینا ممکن ہے۔

جون ۱۹۴۷ء میں وزیر خارجہ جارج مارشل نے ہارورڈ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے ایک مشترکہ کوشش کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر یورپ کے ممالک متحد ہو کر اپنی آپ مدد کرنے کے اصول پر ایک منصوبہ تیار کریں۔ اور باہمی امداد کے طریقہ پر کام کریں۔ تو امریکہ ان کی بحالی کے پروگرام میں مدد کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکمت عملی کسی ملک یا اصول کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ بھوک، غربت، افلاس اور افراتفری کے خلاف جدوجہد کرنا ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہے، مارشل پلان یورپ کے تمام ملکوں کے لئے تھا۔ لیکن سوویٹ روس نے اس تجویز کی مذمت کی اور مشرقی یورپ کے ان ملکوں کو اس سے مستفید ہونے کا موقع نہیں دیا۔ جو اس کے زیر اقتدار تھے۔

اپریل ۱۹۴۸ء میں امریکی کانگریس نے یورپین ریکوری ایکٹ یعنی یورپ کی بحالی کا قانون منظور کیا اور اس کام کی ابتداء کے لئے چار ارب ساٹھ کروڑ ڈالر کی رقم منظور کی۔ ۱۹۵۱ء میں جب مارشل پلان کے تحت امدادی کام اختتام کو پہنچا تو اس وقت مغربی یورپ کی صنعتی پیداوار ماقبل جنگ کی پیداوار کے مقابلہ میں آ چکی تھی۔ اور زرعی پیداوار پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یورپی ممالک کے درمیان تجارت ۷۷ فی صد تک پہنچ گئی۔ یورپ کی بحالی کے تین سالہ پروگرام پر امریکہ نے بارہ ارب ڈالر خرچ کئے۔

جب مغربی یورپ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا۔ تو امریکہ مشرق قریب میں اور جنوبی ایشیا کے پسماندہ ملکوں کی طرف متوجہ ہوا۔ جنوری ۱۹۴۹ء میں صدر ٹرومین نے کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو پسماندہ علاقوں کی ترقی میں سائنسی اور صنعتی معلومات سے مدد پہنچانا چاہیئے اور اس کے بعد چار نکاتی پروگرام کا آغاز ہوا۔ اور ستمبر ۱۹۵۰ء میں بین الاقوامی ترقی کے لئے ایک قانون منظور کیا گیا جس کے تحت کانگرس نے چار نکاتی پروگرام کے لئے تین کروڑ پچیس لاکھ ڈالر کی رقم منظور کی۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کے ذریعہ اور خود ان ملکوں کے ساتھ تعاون کر کے جن کو مدد دی گئی ڈاکٹروں۔ انجنیئروں۔ کاشتکاروں اور معلموں کو دوسرے ملکوں میں بھیجا۔ بہت ہی قلیل مدت میں ۷۰ ملکوں میں فنی تعاون کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جانے لگا۔

لاکھوں بچے اور جوان لکھنا پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ امریکی ماہرین کی مدد سے مختلف ممالک میں نئے تعلیمی ادارے کھولے جا رہے ہیں۔ دنیا کے بہت سے ملکوں مثلاً فلپائن اور پاکستان میں ترقیاتی منصوبوں پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ امریکی ماہرین۔ دیہی علاقوں میں لوگوں کو ترقیاتی منصوبوں میں مدد دے رہے ہیں وہاں سڑکیں اور اسکول تعمیر کئے جا رہے ہیں اور آب رسانی کا بہترین انتظام کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۴۹ء میں سوویٹ روس نے پہلی مرتبہ ایٹمی ہتھیار کا کامیاب تجربہ کیا۔ اور ۱۹۵۰ء کے موسم سرما میں اشتراکیوں نے کوریا پر جارحانہ حملہ کر کے آزاد دنیا کی جرأت و شجاعت کا امتحان لینا چاہا۔ اور ان واقعات نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو مجبور کیا کہ امدادی پروگرام کے دفاعی پہلو پر زیادہ توجہ کریں۔ لہذا ۱۹۵۱ء میں امریکہ نے دفاع کے سلسلہ میں بین الاقوامی پروگرام مرتب کیا

(ماخوذ)

نتیجہ امتحان میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۷۲۰۳	ناصر احمد	۵۵۹
۲۰۴	عطاء الرحمٰن	۵۲۱
۲۰۵	زاہد خورشید	۵۳۹
۲۰۶	سلیم الدین	۵۸۱
۲۰۷	منصور بشیر	۶۲۹
۲۰۸	محمود شاد	۷۰۹ اوّل
۲۰۹	اسلم ظفر	۶۵۲
۲۷۲۱۰	عبدالوہاب	۵۰۹
۲۱۱	سعید احمد	۴۶۰
۲۱۲	محمد انور خان	۵۵۴
۲۱۳	عبدالرب	۵۲۹
۲۱۴	ممتاز احمد	۵۶۸
۲۱۵	محمد زبیر	۴۴۵
۲۱۶	ناصر الدین	۴۸۰
۲۱۷	عبدالرشید	۵۴۸
۲۱۸	اسلم قریشی	۵۵۷
۲۱۹	محمود احمد	۵۱۹
۲۲۱	حمید احمد شاہ	۴۲۲
۲۲۴	حبیب اللہ	۴۴۹
۲۲۵	کرامت اللہ	۴۵۶
۲۲۷	نعیم احمد شاہ	۴۴۳
۲۷۲۳۰	ناصر احمد	۴۲۲
۲۳۱	مرزا مجیب احمد	۳۹۷
۲۳۲	منور فاروقی	۴۵۹
۲۳۶	ناصر احمد	۳۲۷
۲۳۷	مظفر احمد	۵۱۶
۲۳۸	عاشق حسین	۴۰۶
۲۴۲	محمد اکرم	۴۸۷
۲۴۴	لطیف احمد	۴۱۶
۲۴۶	محمد شبیر	۴۶۱
۲۷۲۵۰	مرزا الیاس احمد	۳۸۶
۲۵۲	محمود فاروقی	۵۰۸
۲۵۴	عبدالباسط	۴۵۰
۲۵۵	محمد اسلم	۴۵۷
۲۵۷	محمد الطاف خان	۳۷۳
۲۶۱	بشیر احمد	۶۲۹
۲۶۲	عبدالباسط	۵۷۹
۲۶۴	انعام اللہ اختر	۶۹۵
۲۶۵	محمد رشید	۶۳۵
۲۶۶	محمد رفیع	۶۵۳
۲۶۷	نصیر احمد	۵۴۴
۲۶۸	بشیر احمد	۶۴۰
۲۶۹	شاہد احمد	۴۵۴
۲۷۲۷۰	جمیل الرحمٰن	۳۸۵
۲۷۱	محمد اشرف	۵۸۵
۲۷۲	عبدالرحمٰن	۵۸۰

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۷۳	رشید احمد	۴۰۷
۲۷۴	لطیف احمد	۶۱۵
۲۷۵	سلطان احمد	۵۱۶
۲۷۶	عطاء الرحیم	۵۰۸
۲۷۷	مبارک احمد	۴۰۷
۲۷۲۷۸	فضل الرحمٰن	۵۷۱
۲۷۲۷۹	رشید احمد	۶۹۳
۲۷۲۸۰	عبدالباسط	۶۵۵
۲۸۲	اختر حسین	۶۰۵
۲۸۳	محمد عثمان	۵۱۲
۲۸۴	خالد محمود	۴۹۸
۲۸۵	محمد سعید	۵۲۶
۲۸۶	منصور اقبال	۵۸۰
۲۸۷	رشید الدین	۴۲۶
۲۹۰	عبدالرشید	۴۸۶
۲۹۲	عبدالسمیع	۴۵۴
۲۹۳	محمد حمید	۴۷۲
۲۹۴	نصیر احمد ناصر	۴۶۵
۳۰۲	مبارک احمد	۴۱۶
۳۰۳	عارف علی	۳۸۰
۳۰۴	محمود احمد	۴۶۵
۳۰۷	زاہد محمود	۳۹۸
۳۰۹	مجید احمد	۴۳۸
۳۱۳	ناصر احمد	۵۷۴
۳۱۴	محمد اسلم	۶۵۰
۳۱۵	منصور آفتاب	۶۲۵
۳۱۶	سعید احمد	۴۹۲
۳۱۷	منظور الحق	۶۱۰
۳۱۸	سعید فوزی	۵۷۴
۲۷۳۱۹	بشارت احمد	۵۷۵
۲۷۳۲۰	کلیم اللہ خان	۶۲۸
۳۲۱	منظور احمد	۴۸۸
۳۲۵	محمد رشید	۴۳۲
۳۲۶	محمد اسلم	۴۴۳
۳۲۸	نصر اللہ خان	۵۲۷
۳۳۵	محمد اشرف جاوید	۵۲۹
۳۳۷	عطا محمد	۳۷۵

(ہیڈ ماسٹر)

ولادت

بندہ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے عطاء اللہ نام تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ زچہ و بچہ کو صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ پہلے بہت سے بچے فوت ہو چکے ہیں۔

(امۃ اللہ پان فروش رتن باغ لاہور)

وزیر اعظم کا دورۂ چین غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا

ڈاکٹروں کی طرف سے مکمل آرام کرنے کا مشورہ

کراچی ۳۱ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اپنا دورۂ چین غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم کو اپنی ناسازیٔ طبع کے باعث یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ انہیں ڈاکٹروں نے چند ہفتوں کے لئے آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اب وزیر خارجہ اور پاکستانی وفد کے دوسرے ارکان بھی چین روانہ نہیں ہوں گے۔ وزیر اعظم کی طبیعت کل سے ناساز ہے انہوں نے آج کابینہ کے اجلاس میں شرکت نہیں کی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴